بڑی سخت احتیاط کرو شاعری سے تم
زبردست اتفاق کرو شاہ جی ﷺ سے تم

مجمل تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وحدیث میں نہ شاعری پسند کی گئی نہ اس کی ترغیب دلائی گئی سِوائے چند استثنائی صورتوں کے ۔ جیسے حمد و نعت یا کافروں کی ہجو کا جواب ۔ اِسی طرح قرآن نے شاعروں کی پیروی کی بھی مذمت کی ہے اور پیروی کرنے والوں کو گمراہ اور سرکش کہا ہے، قرآن کریم میں سورۃ الشعراء کی آیات نمبر ۲۲۴ تا ۲۲۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

ترجمہ: ”اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں، اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں۔“

حدیث شریف میں آتا ہے:

” لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحاً،
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْراً “

ترجمہ: ”بے شک تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، وہ اس کے لئے بہتر ہے کہ شاعری سے بھرے۔“ (حدیث نمبر 5009، باب الادب، صحیح ابوداؤد)

اگر شاعری نقص سے پاک بھی ہوتو اِس کا فائدہ وہ نہیں ہوسکتا جوقرآن کریم کی تلاوت اور درود شریف سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نورِ حق ہیں اور آپ ﷺ کی زبان اقدس سے قرآن جاری ہوا آپ ﷺ کوزبان و بیان کے تمام کامل اوصاف پر عبور تھا یعنی فصاحت، بلاغت، حکمت اور اندازِ بیاں بے مثال تھا پھر بھی قرآن نے شاعری کو آپ ﷺ کے شایانِ شان نہیں بتایا۔

قرآن کریم میں سورۃ یٰسین کی آیت نمبر ٦٩ میں خدا اِرشاد فرماتا ہے۔

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ‌ؕ
اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿٦٩﴾

ترجمہ: ”ہم نے اِن ﷺ کوشعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ اِن ﷺ کوشایان ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے۔“

آپ ﷺ کی طبع مبارک کو فطری طور پر فنِ شاعری سے اتنا دور رکھا گیا کہ باوجود قریش کے ایک اعلیٰ خاندان میں ہونے کے جس کے معمولی غلام بھی شعر کہتے تھے، آپ ﷺ نے مدت العمر کوئی شعر نہیں بنایا، کیونکہ یہ آپ ﷺ کے منصب جلیل کے لائق نہیں تھا۔ آپ ﷺ حق کے ترجمان اور شاعری کذب ومبالغہ، خیالی بلند پروازی، اور فرضی نکتہ آفرینی کے سِوا کچھ نہیں۔ عرب کے شاعروں کا دستور تھا کہ کسی کی مذمت اور ہجو میں کچھ لکھ ڈالتے اور لوگوں کی ایک جماعت ان کے ساتھ ہو جاتی، اور ہاں میں ہاں مِلاتی۔ شاعروں کی مذمت میں آیات کے متعلق دربار رسول ﷺ کے شعراء حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت کعب بن مالکؓ روتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، یارسول اللہ ﷺ شاعروں کی تو یہ گت بنی ہم بھی تو شاعر ہیں، اس وقت آپ ﷺ نے یہ دوسری آیت تلاوت فرمائی کہ "ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والے تو تم ہو، اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے تم ہو، مظلوم ہو کر بدلہ لینے والے تم ہو، پس تم اس سے مستثنیٰ ہو۔" حضرت حسان بن ثابتؓ کافروں کی ہجو کے جواب میں اشعار

کہتے اور آپ ﷺ انہیں فرماتے تھے ''اِن کافروں کا جواب دے اور روح القدس تیرے ساتھ ہے۔'' سورۃ الشعراء کی آیات کی تفسیر میں صرف ان کے لیے استثناء ہے جو بکثرت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

اِسی طرح سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۴۱ میں فرمایا گیا ہے۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

ترجمہ: '' یہ قرآنِ کریم کسی شاعر کا کلام نہیں مگر تم لوگ بہت کم ہی ایمان لاتے ہو۔''

حضرت عبداللہ بن ربعری نے اسلام لانے سے پہلے (نعوذ باللہ) آقا جی ﷺ کی ہجو بیان کی تھی، لیکن بعد میں مدح بیان کی اور اپنے اشعار میں اِس ہجو کا عذر بھی بیان کرتے ہیں کہ میں اُس وقت شیطانی پنجے میں پھنسا ہوا تھا۔

اسی طرح آپ ﷺ کا چچا زاد بھائی ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ ﷺ سے جانی دشمنی کرتا اور بہت ہی ہجو کرتا، اسلام قبول کر لینے کے بعد آپ ﷺ سے جان سے زیادہ محبت کرتے اور اکثر آپ ﷺ کی مدح کیا کرتے۔ سورۃ یٰسین کی آیت نمبر ٦٩ کی تشریح یوں ہے'' میں نے اپنے پیغمبر ﷺ کو شاعری سِکھائی نہ شاعری اِن ﷺ کے شایانِ شان ہے، نہ

اِنہیں ﷺ شعر گوئی سے محبت ہے نہ شعروں کی طرف طبیعت کا میلان ہے۔"

اِس کا ثبوت آپ ﷺ کی زندگی میں نمایاں طور پر ملتا ہے کہ کسی کا شعر کبھی اِتفاقاً پڑھتے تو صحیح طور پر ادا نہ ہوتا۔ ایک بار آپ ﷺ نے یہ بیت پڑھا۔

كَفٰى بِالْاِسْلَامِ وَالشَّيْبِ لِلْمَرْءِ نَاهِياً

اِس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کی حضور ﷺ یہ اِس طرح نہیں بلکہ یوں ہے۔

كَفٰى الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِياً

پھر حضرت ابو بکر صدیق یا حضرت عمرؓ نے عرض کی سچ مچ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور اللہ نے سچ فرمایا ہے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ

حضرت عائشہؓ سے سوال ہوا کہ کیا حضور ﷺ شعر پڑھتے تھے؟

آپؓ نے جواب دِیا کہ سب سے زیادہ بغض آپ ﷺ کو شعروں سے تھا، کبھی کبھی بنو قیس والے کا کوئی شعر پڑھتے لیکن اِس میں بھی غلطی کرتے، الفاظ آگے پیچھے کر دیا کرتے، ایک صحابیؓ عرض کرتے حضور ﷺ یہ یوں نہیں ہے تو آپ ﷺ فرماتے، شاعر ہوں نہ شعر گوئی میرے شایانِ شان ہے۔

غرضیکہ شاعری محبوب کلام نہیں نہ اس میں عمر ضائع کرنے اور نہ ہی شاعروں کی پیروی کرنے میں عقلمندی ہے، شاعری میں بعض لوگوں نے عمریں ضائع کردیں اور نبی کریم ﷺ کی پسند کے خلاف عمل کیا۔ ہمیں بحیثیت ایک قوم اس مصیبت سے بچنا ہے کہ یہ لوگ کبھی کسی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں اور کبھی مذمت میں ساری دنیا کے عیب اس میں جمع کر دیتے ہیں۔ بات بیان کرنے میں اپنا شعری کمال ثابت کرنے کے چکر میں حقیقت سے اکثر دور نکل جاتے ہیں۔ شاعری میں صرف انہیں اِستثناء ہے جو حمد ونعت کہتے ہیں اور بکثرت ذکرِ خدا کرتے ہیں۔ جیسے بعض صحابہ کرام یا بعض اولیاء اللہ نے اللہ اور رسول ﷺ کی محبت میں شعر کہے یا منقبت میں شاعری کی۔ یہ چند استثنائی صورتیں ہیں ورنہ شاعری کو مقبولیت نہ خدا کے ہاں ہے نہ نبی کریم ﷺ کے ہاں ہے۔

نوٹ

کسی کو زیادہ وسعت چاہیے تو "بڑی سخت احتیاط کرو شاعری سے تم، زبردست اتفاق کرو شاہ جی ﷺ سے تم (مفصل تفسیر)" کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

سلسلہ محمدیہ ﷺ امینیہ ادریسیہ رجسٹرڈ

381 اے، شاہ رکن عالم کالونی، ملتان۔

فون: 061-111-111-381

ویب سائٹ: www.idreesia.com

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

سن اشاعت اوّل: جولائی 2011